دنیائے قرآن

ہرہائنس والیہ سروک اور قرآن

مس گلیڈیز پامر جو سر والٹر پامر آنجہانی رکن پارلیمنٹ کی اکلوتی، دولتمند بیٹی ہیں لندن کی گندہ سوسائٹی میں رہکر ان کو روحانی اذیت حاصل ہوئی اور انہی نے ان کو اپنے آبائی مذہب نصرانیت سے بیزار کر دیا۔ اتنے میں ان کو ان کے ایک دوست نے قرآن کریم کا ایک انگریزی ترجمہ پیش کیا۔ یہ کہتی ہیں کہ "میں نے قرآن کو شروع سے آخر تک بار بار پڑھا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ آہستہ آہستہ غیر محسوس طور پر میرے دل میں اسلام کی سادگی اور محاسن پیر گئے" اور آخر کار ۱۸ فروری ۱۹۳۲ء کی صبح کو ڈاکٹر خالد شیلڈرک کے ساتھ ہوائی جہاز میں بیٹھکر پیرس روانہ ہوئیں۔ سردی کے باوجود موسم نہایت خوشگوار تھا۔ آفتاب کی تیز اور چمکیلی کرنیں دل کو گرما رہی تھیں جس کو نیک فال پر محمول کیا گیا۔

طیارہ رودبار انگلستان سے گزر رہا تھا۔ پانچ ہزار فٹ بلندی سے نیچے سمندر کا نیلا پانی نظر آ رہا تھا۔ آفتاب کی کرنیں پانی میں عجیب کیفیت پیدا کر رہی تھیں [illegible] ہوائی جہاز کے [illegible] ختم کرکے ہر ہائنس اٹھ کھڑی ہوئیں اور اپنا داہنا ہاتھ ڈاکٹر خالد شیلڈرک کے ہاتھ میں دے کر کلمہ اشہد ان لا الہ الا اللہ و اشہد ان محمد رسول اللہ کا اعادہ کیا جس کے بعد ہی خود کو زندگی کی دوسری منزل میں پایا۔

ہر ہائنس کہتی ہیں کہ پیرس پہنچکر جو سب سے پہلے کانوں کو تڑپا دینے والی آواز آئی یہ مؤذن کی آواز تھی جو کعبہ کی طرف منہ کئے ہوئے کھڑا ہوا اذان کہہ رہا تھا۔ اس کے بعد میں نے سب سے پہلی نماز پیرس کی خوشنما مسجد میں ادا کی۔

جرمنی اور قرآن

جرمنی کو قرآن سے نسبتاً ایک لگاؤ ہے اور وہ جس انداز میں ہے یقیناً برطانیہ کیلئے رشک کے قابل ہے کیونکہ اودھر گوئٹے ہے اور ادھر مارگولیتھ اور سیل صاحب ہیں ایک قرآن کا شیدائی ہے تو دوسرا دو شوخ نگاہ نقاد اور بے ڈھب معترض۔

ابھی حال میں مکہ شریف کے مشہور نسخہ کلام شریف شیخ علی القاری جس کی نقل عرصے ہوئے نامی کاتب حافظ عثمان نے خلیفۃ المسلمین سلطان ترکی کی تلاوت کیلئے کی تھی اس کو فوٹو بلاک کے ذریعہ سے جرمنی کے ایک فرم نے طبع کرایا ہے۔ اور اس میں کوئی کلام نہیں کہ ہر حیثیت سے قرآن مجید بہت اچھا اور بہت خوبصورت چھپا ہے۔

امتناعِ مسکرات اور حکومتِ نظام

انجمن ترکِ مسکرات سکندرآباد کی ایک تفریح گاہ کے افتتاح کے موقع پر جس کا نام کینیر ریکریئیشن ممبرس روم ہے صاحب ریزیڈنٹ بہادر بریگیڈیر جنرل کینیر نے فرمایا:-

"سکندرآباد میں جب کبھی سوشل کاموں کیلئے روپیہ طلب کیا جاتا ہے تو آبکاری فنڈ سے ہی اس کی سبیل کیا ہوتی ہے اس سے ثابت ہے کہ آبکاری فنڈ ایک ایسا خزانہ ہے جو کبھی خرچ نہیں ہوتا۔"

آپ نے یہ بھی فرمایا کہ ہماری زندگی کا بیشتر حصہ "اسلامی ریاستوں میں گزرا ہے جہاں منشی اشیا کا استعمال مذہباً ممنوع ہے۔" حکومتِ نظام کو عام طور پر اسلامی حکومت کہا جاتا ہے اسلئے مندرجہ بالا اقتباسات کو خاص طور پر پیش کرتے ہوئے اس قسم کے جملہ ممنوعات شرعیہ مثلاً سینما، تھیٹر، جواخانے وغیرہ سب کے متعلق قرآن مقدس کی ایک آیت کی تلاوت کافی ہے انما الخمر والميسر والازلام رجس من عمل الشيطان۔

کیا عوام اب بھی اس سے عبرت حاصل نہیں کریں گے اور علمائے کرام اور صوفیائے عظام اب بھی اس کے دور کرنے کی طرف صحیح قدم نہیں اٹھائیں گے اور کیا حکومتِ نظام کے اربابِ حل و عقد حکومت کی نام آوری کے لئے اس گتھی کے سلجھانے کی طرف خاص طور پر توجہ نہ فرمائیں گے۔ اخبارات کا فرض ہے کہ مسلسل اور پیہم مقالات سپردِ قلم کریں تاکہ اس طرح کی انگشت نمائی کا موقع باقی نہ رہے۔

بمبئی گورنمنٹ اور بچوں کی تعمیر

الحمدللہ "بچوں کی تعمیر" کو عام طور پر پسند کیا جا رہا ہے۔ حال ہی میں اردو اسکول بُک کمیٹی پونا نے اردو پرائمری اسکولوں میں لڑکوں کو انعام دینے اور لائبریریوں کے لئے سرکاری طور پر منظور کیا ہے جس کے لئے ممبران ہر طرح شکریے کے مستحق ہیں۔

ترجمان القرآن کا ٹائیٹل

"ترجمان القرآن" کا ٹائیٹل حیدرآباد دکن کے مایۂ ناز آرٹسٹ جناب عبدالقیوم ایم ۔ اے صاحب کے غور فکر اور موئے قلم کا نتیجہ ہے۔ فن سے متعلق جو اس میں خوبیاں ہیں وہ سرسری طور پر دیکھنے سے ظاہر نہیں ہو سکتیں۔ مثلاً مثلث، دائرہ اور خط ان ہی چیزوں پر دنیا کا قیام اور انسان کی زندگی کا دارومدار ہے اور سرورق میں یہ سب چیزیں نہایت خوبی سے نمایاں موجود ہیں۔

ملاحظہ ہو "ترجمان" کا "الف" اور "القرآن" کا الف سر و عمود بنائے ہیں اور پیدا مثلث جس کے اندر القرآن لکھا ہوا ہے اصل مثلث ہے لیکن اس کے علاوہ ایک دوسرا مثلث بھی ہے جو پہلے مثلث کا ہیولیٰ ہے یعنی "ترجمان" "القرآن" کی طرف توجہ منعطف کرا رہا ہے۔

القرآن کی روشنی کرۂ ارض پر پڑ رہی ہے جس کا یہ مطلب ہے کہ قرآن ساری دنیا کے لئے نور اور ہدایت ہے اور یہ گویا ان ھو الا ذکر للعالمین کی نمائش تفسیر ہے۔ اس عنایت سے ممکن تھا کہ ارتھ کی خوشنما پیشانی پر یہی آیت شریف کا مونوگرام قائم کیا جاتا لیکن برعکس اس کے ایسی آیت کا انتخاب کیا گیا ہے جس کا مخاطب براہ راست خاص کر مسلمانوں سے ہے۔ اس میں یہ درد پنہاں ہے کہ جو چیز جملہ اقوام عالم کے لئے ہدایت نامہ تھی حیف ہے کہ آج خود مسلمان اس کو چھوڑ بیٹھے ہیں۔ اب اس کے بعد ایک مرتبہ پھر ٹائیٹل کے سرنامہ کی آیت شریف کی تلاوت فرمالیجئے۔ (مدیر)